REGD E.P. NO 57

رجسٹرڈ ڈی پی نمبر ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ر

جلد ۶ | ۱۶ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش ۱۵ رجب ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۷

جماعت احمدیہ اور حکومتِ وقت

از جناب ناظر صاحب امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ قریباً پون صدی سے قائم ہے اور اس وقت سے اسلامی تعلیم کے مطابق ہمیشہ ہی حکومتِ وقت سے پوری طرح تعاون کرتی رہی ہے۔ یہی تعلیم حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ بھی ہمیشہ اس کی تلقین فرماتے رہے ہیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۷ء میں آپ نے اپنے پیغام میں قادیان تحریر فرمایا:-

"خدا کے حکم کے ماتحت اس حکومت کے فرمانبردار رہو جس حکومت میں تم بستے ہو۔ یہی احمدیت کی تعلیم ہے جس پر گذشتہ ستاون سال سے ہم زور دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ تعلیم آجکل کے حالات سے بدل نہیں سکتی اور نہ آئندہ کے حالات کبھی بھی اسے بدل سکتے ہیں۔ دنیا میں کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا جبتک اس تعلیم پر عمل نہ کیا جائے۔ کہ ہر ملک میں بسنے والے اپنی حکومت کے فرمانبردار رہیں اور اسکے قانون کی پابندی کریں۔ کوئی اس تعلیم کو مانے یا نہ مانے احمدی جماعت کا فرض ہے کہ ہمیشہ اس تعلیم پر قائم رہے۔ ملک کے قانون کے ماتحت اپنے حق مانگنے منع نہیں لیکن قانون توڑنا اسلام میں جائز نہیں۔"

پھر فرماتے ہیں کہ

"ہندوستان کے احمدی ہندوستان کے مفاد کا خیال رکھیں گے اسیطرح جسطرح پاکستان کے رہنے والے ہندو پاکستان کے مفاد کا خیال رکھیں گے اور ہندوستان میں رہنے والے تمام مسلمان ہندوستان کے مفاد کا خیال رکھیں گے یہی وہ بات ہے جسکی پاکستان کے لیڈر ہندوستان کے مسلمانوں کو تلقین کر رہے ہیں اور یہی وہ بات ہے جو ہندوستان کے لیڈر پاکستان کے ہندوؤں کو سمجھا رہے ہیں۔"

امید ہے کہ تمام جماعتہائے احمدیہ اسلام کے اس اصل پر ہمیشہ کاربند رہینگی اور موجودہ انتخابات میں بھی کانگرس کی حمایت کرینگی کہ جس کا طریق کار امن پسندانہ سیکولر اور غیر فرقہ دارانہ ہے۔ اور کسی ایسی سیاسی جماعت سے تعلق پیدا نہ کرینگے کہ جن کی بنیاد فتنہ انگیزی۔ تفرقہ پسندی منافرت اور حکومتِ وقت سے عدم تعاون پر ہے۔

خاکسار ملک صلاح الدین
ناظر امور عامہ و خارجیہ جماعت احمدیہ قادیان

نامہ ناتہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ سے سندھ تشریف لے گئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۹ فروری ۱۹۵۷ء کو ربوہ سے بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے اور اسی روز سندھ کے لئے روانہ ہو گئے۔

بشیر آباد سٹیٹ (سندھ) سے ۱۱ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت بشیر آباد سٹیٹ پہنچ گئے۔ اور حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

تا اطلاع ثانی حضور اقدس کی ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا:-
ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
حیدرآباد ڈویژن

بھارت میں عام انتخابات پر

ووٹروں کیلئے کرنیکے لائق اور نہ کرنے کے لائق باتیں

(منجانب محکمہ تعلقاتِ عامہ پنجاب)

کرنے کے لائق باتیں:-

۱۔ اپنا ووٹ ضرور دیجئے۔ کیونکہ شہری ہونے کے ناطے یہ آپ پر فرض عائد ہوتا ہے۔

۲۔ مقامی اہلکاران سے اپنے پولنگ سٹیشن اور پولنگ کی تاریخ کا پتہ لگائیے۔

۳۔ اپنی ووٹ کی پرچی اُس سوراخ میں سے بیلٹ بکس میں ڈالیئے جس کو سفید روغن کیا ہوتا ہے۔

۴۔ ایک وقت میں صرف ایک ووٹ ڈالئے۔ پہلے ودھان سبھا کے لئے اور پھر لوک سبھا کے لئے۔

۵۔ آزادانہ طور پر بلا خوف ووٹ دیجئے آپ کا ووٹ کسی پر ظاہر نہیں ہوگا

۶۔ عورتوں اور مردوں کی علیحدہ قطاریں بنائیے۔

۷۔ پولنگ سٹیشن پر امن قائم رکھئے۔

نہ کرنے کے لائق باتیں:-

۱۔ پولنگ سٹیشن کو جانے اور وہاں سے واپس آنیکے لئے کسی امیدوار اُسکے ایجنٹ یا کسی اور سے مفت سواری قبول نہ کیجئے۔

۲۔ کسی دوسرے شخص کے نام ووٹ نہ ڈالئے خواہ وہ مر چکا ہو زندہ ہو یا فرضی ہو۔

۳۔ ووٹ ڈالنے کے لئے کسی سے کوئی تحفہ یا رقم قبول نہ کیجئے۔

۴۔ پولنگ سٹیشن سے ووٹ ڈالنے کی پرچی باہر مت لائیے۔

۵۔ پولنگ سٹیشن پر کوئی شور و شر یا بے ضابطگی بات نہ کیجئے۔

۶۔ پریذائیڈنگ آفیسر کے قانونی احکام کی خلاف ورزی نہ کیجئے۔

مذکورہ بالا باتوں میں سے ہر ایک جرم ہے جو ضابطہ فوجداری کے تحت قابل تعزیر ہے۔

۷۔ اپنی مرضی یا پسند کے خلاف کسی کی انگیخت ترغیب، مشورہ، خواہش یا دھمکی پر ووٹ نہ دیجئے ایسا کرنا ایک آزاد اور ذمہ دار شہری کے لئے غیر سماجی اور غیر جمہوری فعل ہے۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۷ء

ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی

اگر ایک طرف خدا کی ہستی وراء الوراء ہے اور اُس کی قدرتیں نہاں در نہاں ہیں تو دوسری طرف ہر زمانہ میں وہ خود اپنی قدرت نمائی کے جلوے ظاہر کرتا چلا آیا ہے حتیٰ کہ اس زمانہ میں اگر دنیا نے مادیت میں ترقی کر کے روحانیت سے انتہائی بُعد اختیار کر لیا تو اُس کی رحمت نے خالق و مخلوق کے تربیتی تعلقات کو پھر سے استوار کرنے کے سامان کر دیئے اور اس لحاظ سے کہ فی زمانہ دنیا سائنس کی طرف زیادہ متوجہ ہونے کے باعث ہر امر کو ذاتی تجربہ اور مشاہدہ میں لا کر ہی زیادہ مطمئن ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے روحانیت میں ذاتی تجربہ کی بنا پر دنیا کو دعوت دینے والے خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا کر دیا۔ اور چونکہ خدا کی ہستی پر کامل یقین پیدا کرنے کے لئے فوق العادت نشانات کا ظہور نہایت درجہ تسلی بخش ذریعہ ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس نائب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی قسم کے نشانات سے بھی سرفراز فرمایا۔ چنانچہ اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر صداقت کو مخالفین کے سامنے تحدی کے ساتھ پیش کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:۔

”ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے“ (رسالہ دعوت صفحہ)

چنانچہ انہیں نشانات میں سے ایک عظیم الشان نشان کے ظہور کی خبر آپ نے ۱۸۸۶ء کے اوائل میں دی تھی جبکہ آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع ہونے والے ایک اشتہار کے ذریعہ اس پیشگوئی کی نسبت ہر خاص و عام کو قبل از وقت اطلاع دی۔

اس پیشگوئی میں آپؑ کو غیر معمولی صفات کے حامل فرزند ارجمند کی پیدائش کی خبر دی گئی۔ جس کا وجود اسلام کی صداقت کے لئے ایک زندہ نشان کے طور پر ہوگا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے اس پیشگوئی کا مصداق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ اور بموجب وعدہ الٰہی خدا کے خاص سایہ میں وہ جلد جلد بڑھا اور اپنے وقت پر جماعت احمدیہ کا امام بنا اور اپنے دینی کارناموں کی وجہ سے آج وہی زمین کے کناروں تک شہرت پا رہا ہے۔ اسی کی زیر ہدایت کام کرنے والے اسلام و احمدیت کے مبلغین و مبشرین ساری دنیا میں دعوت الی الاسلام میں مصروف ہیں۔ اور اس طرح ساری دنیا کی قومیں اس مقدس وجود سے برکت پا رہی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس پیشگوئی کے مصداق کی پیدائش سے بھی تین سال قبل اسے ایک عظیم الشان نشان آسمانی قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

”یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و اتم ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے ۔۔۔ جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہٖ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی“

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پس ہر سال کی یہ تاریخیں اس نشان آسمانی کو اور زیادہ اُجاگر کرتی ہیں اور روئے زمین کی تمام سعید روحوں کو صداقت کے قبول کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ اس لئے مبارک ہے وہ شخص جو وقت کی نزاکت کو پہچانتا اور آسمانی نوروں سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے!!

چھ کروڑ روپیہ

ماہ فروری کے آخری ہفتہ اور ماہ مارچ ہندوستان میں عام انتخابات عمل میں آ رہے ہیں اس انتخابی مہم کو سر کرنے کے لئے سیاسی پارٹیاں میدان میں آ چکی ہیں، ہر پارٹی اپنے اپنے حلقہ میں اپنے امیدواروں کو کامیاب بنانے اور حکومت میں اپنی پارٹی کے نمائندوں کی اکثریت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

اس سلسلہ میں علاوہ دیگر تگ و دو کے روپیہ بھی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ مہاشہ کرشن آف پرتاپ کے ایک ایڈیٹوریل کے اس فقرہ سے ہو سکتا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ:۔

”میری اطلاع ہے کہ کانگرس کا الیکشن فنڈ چھ کروڑ روپیہ ہے“ (پرتاپ جالندھر ۲۳)

قطع نظر اس سے کہ یہ اطلاع کہاں تک درست ہے یا اس میں کسی حد تک مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ ہمارا مقصد ان اعداد و شمار کے پیش کرنے سے یہ ہے کہ بھارت کے وسیع و عریض ملک میں اس کی ایک بہت بڑی سیاسی پارٹی کو صرف انتخاب لڑنے کے لئے اس قدر روپیہ کی ضرورت ہے!! اور جب ہم ایسی سیاسی پارٹیوں کے پروگرام کا دینی پہلو سے تجزیہ کریں تو ہمیں اپنے موقف کا صحیح علم حاصل کرنے میں زیادہ مدد مل سکتی ہے۔ کیونکہ ہمارا دینی مقصد بہر حال ان سیاسی پارٹیوں کے مقاصد سے یقیناً بڑا ہے۔ جس کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں زیادہ روپے اور جد و جہد کی ضرورت ہے۔

✢ ✢ ✢ ✢

آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے اس کے مقابل پر ایک اور مقصد اور جد و جہد کا جائزہ لیں!! ہماری مراد اس سے جماعت احمدیہ کے اُس عظیم الشان روحانی مقصد سے ہے۔ جس کے حصول کے لئے وہ دنیا کے ہر فرد و بشر کو دعوت دیتی ہے: یہ مقصد کسی ملک کی سیاسی پارٹی کی طرح وقتی طور پر اپنے کسی نمائندہ کو کامیاب کرنا نہیں اور نہ چند روز کے لئے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔ بلکہ اس روحانی جماعت کا واحد مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اس کے خالق سے ملانا ہے۔ اس کے دل میں اپنے پروردگار سے محبت پیدا کرنا ہے اُسے اس چشمہ کی خبر دینا ہے جس سے تمام بنی نوع انسان کے لئے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے جو ہر قسم کے درد کو دور کر کے دل کو تسکین اور اطمینان بخشتا ہے۔

اب اندازہ کیجئے اگر بھارت کے وسیع و عریض ملک میں صرف پنجسالہ انتخابی مہم سر کرنے کے لئے کسی سیاسی پارٹی کو کروڑوں روپے خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو ہمیں اس مقصد کو قریب لانے کے لئے کس قدر روپیہ خرچ کرنے اور دیگر جد و جہد کی ضرورت ہے!!

کیا اس عظیم مقصد کے پیش نظر اس جد و جہد اور خرچ کی کچھ نسبت بھی ہے جو اس وقت ہماری جماعت کر رہی ہے!! اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کچھ ہماری جماعت کر رہی ہے وہ دیگر اسلامی جماعتوں کے مقابل پر کہیں بڑھ کر ہے لیکن جب مقصد بہت بڑا ہو تو تھوڑی کوشش پر مطمئن ہو جانا درست نہیں ہو سکتا بلکہ ضرورت ہے کہ ہم اپنی رفتار کو تیز کریں اور جذبہ قربانی کو بڑھائیں۔ بیشک اس وقت ہم لوگ کمزور ہیں ہمارے ذرائع محدود ہیں مگر کبھی آپ نے ہزاروں فٹ گہرے سمندروں میں ملیوں میل مونگوں کے جزیروں پر غور کیا؟ ایک مونگا اپنی انفرادی حیثیت کیا رکھتا ہے۔ لیکن جب ہزاروں اور کروڑوں مونگے اپنی انفرادیت کو مٹا کر قربانی پر قربانی دیتے چلے گئے۔ تب ان کی لاشوں کا ایک خاصہ جزیرہ بن گیا۔ پس اگر ہم لوگ آئندہ زمانہ میں تعمیر ہونے والے نظام نو کو اعلیٰ بنیادوں پر استوار ہوتے دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں تو ہمیں بھی اسی طرح کوشش اور اپنے جذبہ قربانی کو بڑھانے اور اس کو تیز کرنے کی ضرورت ہے اگر دنیادار محض دنیاوی مقاصد کیلئے اس قدر جد و جہد کرتے ہیں تو ہمیں دین کی راہ میں ان سے بڑھ کر کوشش لازم ہے۔

حیدرآباد میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی قیادت میں تبلیغی وفد کی آمد

(از مکرم محمد عبدالحی صاحب احمدی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن)

(۱)

مورخہ یکم فروری ۱۹۵۷ء بروز جمعہ تبلیغی وفد کی آمد کے سلسلے میں جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد نے چند افراد پر مشتمل ایک وفد اسٹیشن بیگم پیٹھ پر روانہ کیا جس نے گاڑی کی آمد پر مکرم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کے ہم سفر جملہ احباب وفد کا استقبال کیا اور وفد کے ساتھ حیدرآباد اسٹیشن تک آئے۔ حیدرآباد اسٹیشن پر حیدرآباد کی تمام جماعت کے علاوہ سکندرآباد کی جماعت او ربیت سے افراد اور گرد کی جماعتوں کے افراد بھی موجود تھے۔ ٹرین کے حیدرآباد اسٹیشن پر پہنچتے ہی تمام احباب جو اشتیاق دید کے لئے صبح سے منتظر تھے پروانہ وار حضرت صاحبزادہ صاحب کے گرد جمع ہو گئے اور اسی وارفتگی میں نعرہ تکبیر، اھلاً وسھلاً و مرحبا، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت مرزا غلام احمد کی جے۔ حضرت امیرالمومنین زندہ باد، حضرت مرزا وسیم احمد زندہ باد، لگائے۔ پلیٹ فارم کا سارا ہجوم آپ کے گرد جمع ہو گیا۔ اسی دوران میں تمام موردو گلاں صاحبزادہ صاحب موصوف اور مبلغین کرام کی طرف لیموں کے ہار لے کر بڑھے اور شرف ملاقات سے سرفراز ہوئے۔

اس موقع پر بعض اخبارات کے نمائندے اور دوسری قوم کے شرفاء بھی حاضر تھے جن میں قابل ذکر خان بہادر احمد علاؤالدین صاحب مرحوم کے صاحبزادے۔ مکرم دوست محمد صاحب بھی استقبال کے لئے موجود تھے وفد جونہی اسٹیشن سے باہر نکلا صاحبزادہ صاحب کے پیچھے پیچھے بہت بڑا ہجوم تھا اُس وقت گروپ فوٹو بھی لئے گئے۔ اس کے بعد تمام وفد کو جائے رہائش پر پہنچایا گیا۔

حسن اتفاق تشریف آوری کے روز جمعہ کا دن تھا۔ یوں بھی تمام جماعت حیدرآباد و سکندرآباد کسی اجتماع کے منتظر تھے۔ انہیں صاحبزادہ موصوف سے ملاقات کا موقع میسر آ گیا۔ اکثر نے تو آپ کو پہلی مرتبہ زیارت کے بعد اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔

نمازِ جمعہ

نماز جمعہ حضرت صاحبزادہ موصوف نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے حج الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ پیغام ساری اُمت کے نام پر احباب جماعت تک پہونچایا اور جماعت کو اس کی روشنی میں زریں نصائح فرمائی تاکہ وحدت ملی کے جذبے سے جماعت ہمیشہ سرشار رہے۔ نماز جمعہ کے بعد حسب پروگرام تمام احباب جماعت سے حضرت صاحبزادہ صاحب کا فرداً فرداً تعارف کرایا گیا۔

تربیتی اجلاس تعارف کے بعد جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کی ایک جنرل تربیتی میٹنگ بھی رکھی گئی تھی۔ اس میٹنگ کی کارروائی حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی صدارت میں عمل میں آئی۔ اس میں مکرم شریف احمد صاحب امینی اور مولوی سمیع اللہ صاحب نے تربیتی تقاریر فرمائیں اور حاضرین کو اہم نصائح سے مستفید فرمایا۔ اس کے بعد جماعت نے دو ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کئے۔ جن کی علیحدہ طور پر رپورٹ مرکز کو جا چکی ہے۔ آخر میں صدر محترم نے جماعت کے نوجوانوں کو دین کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے توجہ دلائی اور جنوبی ہند کے علاقے کی اہمیت کے مدنظر مناسب حال ایثار کی تلقین فرمائی دعا پر جلسہ برخواست ہوا

۲ر فروری کو انفرادی ملاقات کا پروگرام تھا جو بفضل خدا جاری رہا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا اجلاس

۳ر فروری ۱۹۵۷ء صبح ۱۰ بجے سے جماعت احمدیہ حیدرآباد کے خدام کا ایک اجلاس محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اس میں مبلغین کرام نے خدام کو مستقل مزاجی پیدا کرنے اور خدام کے ماٹو عمل پر صحیح معنی میں اختیار کرنے اور اپنے آپ کو مفید ترین وجود بنانے کے لئے توجہ دلائی گئی۔ آخر میں جناب صاحبزادہ صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اور تہذیب و تمدن سے آراستہ جماعت یہی ہے۔ جب خدا تعالےٰ نے ان کو احمدیت کی دولت بخشی ہے۔ تو اب آگے اس جماعت کے خدام کی ذمہ داری ہے کہ ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے تیار رہیں تاکہ دنیا کے سامنے اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول اور اسلام کے حقیقی منور چہرے کو پیش کر کے تاریکی سے نکال سکیں۔ عہد کے بعد دعا پر جلسے کی کارروائی ختم ہوئی۔

دعوتِ عصرانہ اور معززین شہر کی شمولیت

۴ر فروری کی شام کو جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کی جانب سے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر دعوت عصرانہ کا بمقام کمپاؤنڈ علاؤالدین بلڈنگ ہاسپٹل (؟) دیوی روڈ سکندرآباد پر انتظام کیا گیا تھا۔ اس دعوت میں گورنر سابقہ راج پرمکھ چیف منسٹر اور منسٹروں کو سیکرٹری جج صاحبان ہائی کورٹ پبلک سروس کمیشن آفس ہر بلدیہ حیدرآباد و سکندرآباد اور دیگر محکمہ جات کے افسروں کو بعض خاص پروفیسروں، ڈاکٹروں، وکلاء، اخبار اور معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔ ان مہمانوں کے علاوہ تمام خدام و انصار جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد بھی اس تقریب میں شریک رہے۔ چنانچہ حسب پروگرام مدعوین کی تواضع اور ضیافت کے بعد جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کی جانب سے محترم صاحبزادہ موصوف کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ ترجمہ دوسری جگہ بجنسہٖ درج کیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

اس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے ایک برجستہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے جماعت کی غرض و غایت اور بانیٔ جماعت احمدیہ کی غرض آپ کا گمنام بستی میں ایک مقدس کام لے کر کھڑے ہونے کا ذکر فرماتے ہوئے آپ کی ستر(؟) سالہ خدمت دینی کا ذکر فرمایا۔ آج جبکہ احمدیت کے ذریعہ سے اکناف عالم میں اسلام کا حقیقی چہرہ پیش ہو رہا ہے۔ اور اس میدان میں دنیا کی کوئی اسلامی جماعت جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہمیں جو نعمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے۔ اسے اپنے اندر جذب کر کے دنیا کے سامنے صحیح طور پر پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ تقریر نہایت کامیاب طور پر اختتام پذیر ہوئی اور اس کے ختم ہونے کے بعد صاحبزادہ صاحب نے تمام حاضرین کو شرف ملاقات بخشا۔

اخبار احمدیہ

(۱) خواتین کے لئے ہندوستانی شہریت جناب بھیم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے سامنے ۴ر فروری کو بمقام بٹالہ ریسٹ ہاؤس میں سترہ احمدی خواتین نے ہندوستانی شہریت کے حصول کے لئے حلف ناموں پر دستخط کئے۔ جناب ڈی۔سی صاحب صرف اسی غرض کے لئے بٹالہ تشریف لائے تھے۔

(۲) مقدمہ کنج لال جناب سردار جسپال سنگھ صاحب اے ڈی ایم کی عدالت میں ۱۲ر اور ۱۳ر فروری کو علی الترتیب قادیان اور بٹالہ میں مقدمہ سرکار بنام کنج لال کے تعلق میں خاکسار کی شہادت ہوئی۔ ابھی شہادت باقی ہے احباب مقدمہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) اعانت ریڈکراس ریڈکراس کے فنڈ کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ ایک سو پندرہ روپے بطور اعانت دیئے گئے

خاکسار

ملک صلاح الدین

ناظر امور عامہ و خارجیہ

سپاس نامہ

بہ تقریب ورود مسعود حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

منجانب

جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوالنّاصر

عالی مقام مخدوم و معظم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ سرزمین دکن پر آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے موجب صد مسرت و شادمانی ہے۔ آپ کے اس ورود مسعود پر ہم اللہ تعالیٰ کا صد شکر ادا کرتے ہیں۔ اور آپ محترم کے بدل ممنون ہیں کہ ہم دور افتادگان کی خاطر آپ نے قادیان مشرقی پنجاب سے تیرہ سو میل کا کٹھن سفر طے فرمایا۔ ہم جملہ افراد جماعت ہائے حیدرآباد و سکندرآباد آپ محترم کی خدمت عالی میں نہایت خلوص اور محبت بھرے دل کے ساتھ اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

عالی مرتبت صاحبزادہ صاحب! آپ کی یہ تشریف آوری ماضی کی اس حسین اور دل خوش کن یاد کو تازہ کر رہی ہے۔ جبکہ آج سے تقریباً ۳۹ سال قبل ۱۹۳۶ء میں آپ کے والد محترم اور ہمارے واجب الاطاعت امام و خلیفۂ وقت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری دیرینہ دلی تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کرتے ہوئے یہاں بنفس نفیس قدم رنجہ فرمایا تھا۔ ہم اپنے جذبات بہجت و انبساط کو الفاظ کا جامہ پہنانے سے قاصر ہیں۔ اور اپنی خوش نصیبی پر نازاں ہیں کہ آج ہم میں اُن کے فرزند ارجمند تشریف فرما ہیں۔

مخدومنا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاں یہ اعزاز بخشا ہے کہ آپ "ابنائے فارس" سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے "لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس" وہاں اُس نے آپ کی ذات بابرکات کو غیر معمولی اوصاف سے بھی متصف فرمایا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کم عمری میں آپ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مرکز قادیان میں نہایت ہی اہم اور ذمہ دارانہ عہدوں پر فائز ہیں۔ جہاں آپ مجالس خدام الاحمدیہ ہندوستان کے صدر ہیں وہاں ہندوستان کے طول و عرض میں صداقت کی تبلیغ کا شعبہ بھی آپ کے حسن انتظام کا مرہون ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت محترم! آپ کے جد امجد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا جبکہ دنیا خود غرضیوں کا شکار ہو رہی تھی۔ مادیت اپنے عروج پر تھی۔ انسانی روح بے دینی کی ظلمتوں میں سرگرداں تھی۔ نوع انسانی اپنے اعمال سے مذہب اور ذات باری کے وجود کو جھٹلا چکی تھی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اُس کے احکام کی تعمیل میں نوع انسانی کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ اسلام کے روشن اور منور چہرہ سے دنیا کو از سر نو روشناس کرایا۔ اسلام کی جامع اور تا قیامت قائم و قابل عمل رہنے والی تعلیمات کو صحیح رنگ میں پیش فرمایا۔ جن پر عمل پیرا ہو کر انسان نہ صرف باخدا انسان بلکہ خدا نما انسان بن سکتا ہے۔ ہندوستان کے تعلق سے جو مختلف مذاہب کے پیروؤں کی آماجگاہ ہے۔ آپ نے قرآن حکیم میں مذکورہ ارشاد ربانی وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ اور وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ کی روشنی میں اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ تمام مذاہب کے پیشوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ اور اپنے اپنے وقت کے پیغمبر۔ نبی۔ رشی۔ منی یا اوتار تھے۔ اُن سب کی صداقت پر ایمان لانا ان کی عزت و احترام کرنا لازمی ہے۔ اس طرح آپ نے مختلف مذاہب کے پیروؤں کو مذہبی منافرت دور کرنے اور صلح و آشتی کے ساتھ امن و چین کی زندگی بسر کرنے کا بیش بہا گُر سکھایا۔ آپ نے ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جس کا ہر فرد آپ کی اتباع میں اپنے جذبۂ ایثار و قربانی۔ خدا ترسی و نیک نمونہ کی وجہ سے اسلامی تعلیمات کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ ۱۹۰۸ء میں آپ کے وصال کے وقت جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہونچ چکی تھی۔ اور آج جبکہ آپ کے وصال پر پچاس سال گزر رہے ہیں یہ تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے اور وہ جماعت جو صرف ہندوستان اور اس کے اطراف و اکناف تک محدود تھی۔ آج اس کی شاخیں دنیا کے ہر گوشہ اور ہر خطہ میں قائم ہیں۔

برصغیر ہندوستان و پاکستان کے بے شمار شہروں۔ دیہاتوں و مواضعات کے علاوہ شمالی و جنوبی امریکہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ فرانس۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ اسپین۔ مصر۔ شام۔ لبنان۔ گولڈ کوسٹ۔ ماریشس۔ نائیجیریا۔ سیلون۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ جاپان وغیرہ ممالک میں جماعت احمدیہ کے سینکڑوں مراکز قائم ہیں۔ جہاں فرزندان احمدیت شب و روز تبلیغ اسلام کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں سرگرم عمل ہیں۔ جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی و وسعت جہاں اللہ تعالیٰ کی اس تائید و نصرت کی مرہون ہے۔ جو وہ ہمیشہ اپنے نبیوں کی جماعت کے ساتھ کرتا چلا آیا ہے۔ وہاں اس کا سہرا آپ محترم کے والد بزرگوار اور ہمارے موجودہ امام حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر ہے۔ جنہوں نے آج سے ۶۱ سال قبل ۱۹۱۴ء میں تخت خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنی تمام تر توجہ جماعتی تنظیم کی بہتری کی جانب منعطف کرنے کے ساتھ ساتھ ان ممالک میں تبلیغ اسلام پر مرکوز کر دی اور آپ ہی کی توجہ عالیہ و قوت قدسیہ کا فیض ہے۔ کہ آج ہزارہا احمدی نوجوان اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم سے مزین و آراستہ ہونے کے باوجود دنیاوی وجاہتوں اور مال و متاع کو ٹھکرا کر اپنی زندگیاں خدا کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ اور وطن سے بے وطن ہو کر عزیز و اقارب سے دوری اختیار کر کے ان دور دراز ممالک میں اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہیں۔ اور پیاسی روحوں کو توحید اور اسلام کے مصفیٰ چشمہ سے سیراب کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

۱۹۴۷ء میں برصغیر ہندوستان و پاکستان کی تقسیم کے وقت جب حضرت امام جماعت احمدیہ نے ناگزیر حالات کے تحت قادیان چھوڑا۔ آپ کی دُور بین نگاہوں نے آپ محترم کی صلاحیتوں اور غیر معمولی اوصاف کے پیش نظر آپ کو ہندوستان کی جماعتوں کی خاطر قادیان میں متعین فرمایا۔ اور اس طرح ایک نہایت ہی اہم اور بھاری بوجھ آپ کے نوجوان کاندھوں پر ڈالا۔ اس دس سال کے عرصہ میں آپ محترم نے ہر طرح کی مصیبت و مشقت برداشت کرتے ہوئے اپنے فریضہ کو خوش اسلوبی سے ادا فرمایا ہے۔ وہ ایک درخشاں کارنامہ ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو آپ کی ذات ستودہ صفات سے بہت سی توقعات ہیں۔ اس علاقہ میں آپ کی یہ تشریف آوری وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے۔ کئی تعمیری کام آپ کی ذات سے وابستہ ہیں۔ جن کی داغ بیل انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے مبارک ہاتھوں سے پڑے گی۔ ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے پاکیزہ عزائم میں آپ کے ساتھ ہیں۔ اور ہم بارگاہ ایزدی میں ملتجی ہیں کہ وہی ان کی تکمیل میں آپ کے حامی و ناصر رہیں۔

"ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد"

ہم ہیں افراد جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں آڈیٹر کی آسامی کے لئے ایک کارکن کی ضرورت ہے تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ و لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس، سابقہ تجربہ، عمر و صحت وغیرہ کی تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت یا قریب کی جماعت کے امیر یا صدر کی تصدیق سے پہلے ۱۵ تک بھجوا دیں۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

خطبہ جمعہ

دعا کرو کہ نیا سال ہمارے لئے گذشتہ سال سے بہت زیادہ بابرکت ثابت ہو

میری صحت کے لئے بھی دعا کرو تا مجھے کام کی توفیق ملے اور ہم دنیا کے گوشے گوشے میں قرآن کریم کو پھیلا سکیں

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۴؍جنوری ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گزشتہ سال

ہمارے لئے دو رنگ میں واقعات کا ظہور ہوا۔ ایک تو جماعت میں منافقت کا فتنہ اٹھا۔ اور دوسرے جماعت کی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے سامان پیدا ہوئے۔ چنانچہ جماعت کئی نئے ملکوں میں بڑھی ہے اور کئی پرانے ملکوں میں پھیلی ہے پاکستان میں بھی جماعت پھیلی ہے۔ ہندوستان میں بھی پھیلی ہے۔ اور پھر ہندوستان اور پاکستان سے باہر بھی کئی علاقوں میں جماعت کے پھیلنے کے سامان پیدا ہوئے ہیں۔ ڈچ گی آنا میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اسی طرح جرمنی میں نئے احمدی ہوئے پس جہاں جماعت میں ارتداد کا فتنہ پیدا ہوا۔ وہاں اس کے جواب میں جماعت کے لئے کامیابی کے کئی راستے بھی کھلے ہیں۔

آج یہ جمعہ

نئے سال کا پہلا جمعہ ہے

۲۸؍دسمبر کو جو جمعہ آیا تھا وہ پچھلے سال کا آخری جمعہ تھا۔ اور یہ ۱۹۵۷ء کا پہلا جمعہ ہے۔ میں جماعت سے کہتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے یہ دعائیں مانگے۔ کہ خدا کرے یہ سال ہمارے لئے برکتیں اور رحمتیں تو ان سے بھی زیادہ لائے۔ جو گزشتہ سال ہمیں ملیں۔ لیکن فتنہ کے سلسلہ کو ختم کردے۔ اور بالکل مٹا دے۔ کیونکہ برکتیں تو بہرحال برکتیں ہیں۔ اور ان کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہیئے لیکن اگر ان میں ابتلاء مل جائیں تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے شہد میں کوئی کڑوی چیز ملا دی جائے۔ بے شک شہد میٹھی چیز ہے۔ اور اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن اس کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ اس میں کڑوی چیز مل جائے۔ تو اس کا ذائقہ خراب ہوجاتا ہے۔ پس

دوست دعا کریں

کہ نیا سال ہمارے لئے گزشتہ سال سے بہت زیادہ بابرکت ہو۔ اس سال گزشتہ سال سے بیسیوں نہیں سینکڑوں گنا زیادہ ترقی کے سامان جماعت کے لئے پیدا ہوں۔ اور فتنہ قطعی طور پر مٹ جائے۔ کیونکہ فتنہ چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو۔ اسے کم نہیں کہا جاسکتا۔ برکتوں کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ سینکڑوں نہیں ہزاروں گنا زیادہ ہوجائیں۔ لیکن فتنہ کے لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ سینکڑوں گنا کم ہے۔ کیونکہ فتنہ بہرحال فتنہ ہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی ہے۔ کہ کبھی اپنے لئے امتحان نہ مانگو۔ کیونکہ امتحان چاہے کتنا کم ہو۔ وہ خطرناک ہی ہوتا ہے۔ پس دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موجودہ فتنہ کو بالکل مٹا دے۔ اور اس سال خفیف سے خفیف فتنہ بھی جماعت میں پیدا نہ ہو۔ لیکن برکات گزشتہ سال سے سینکڑوں نہیں ہزاروں گنا زیادہ ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بہرہ ور ہونے کا ہمیں اور بھی موقعہ ملے

پھر

یہ بھی دعا کریں

کہ خدا تعالیٰ کے انعامات بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم سرکش نہ ہوں بلکہ جتنا بھی ہم بڑھیں اور ترقی کریں اتنا ہی ہم میں انکسار اور انابت الی اللہ زیادہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کو دیکھ کر ہم متکبر نہ ہوں۔ اور یہ نہ کہیں کہ یہ ہمارا کام ہے۔ بلکہ جتنا جتنا خدا کا فضل ہم پر نازل ہو اتنا ہی اتنا ہمیں یقین ہو کہ ہم ناکارہ اور بے بس ہیں۔ جو کچھ ملا ہے۔ اور جتنا زیادہ فضل ہم پر نازل ہو۔ اتنا ہی زیادہ ہم خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے والے ہوں۔

سردی کے یکدم بڑھ جانے کی وجہ سے مجھے

شدید نزلہ کی تکلیف

ہوگئی ہے۔ گلا بیٹھ گیا ہے۔ اور ناک سے پانی آتا ہے۔ اس لئے میں خطبہ جمعہ کو مختصر کرتا ہوں۔ تا ایسا نہ ہو کہ تکلیف زیادہ ہوجائے۔ جوانی کے زمانہ میں بھی سردی کے نتیجہ میں مجھے نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہوجاتی تھی۔ اس [illegible] ہونے کے معاً بعد تو مجھے نزلہ کی تکلیف نہیں ہوئی۔ لیکن کل عصر کے بعد یکدم نزلہ کی تکلیف ہوگئی اور ناک سے پانی اس قدر بہنے لگا کہ دو دو منٹ کے بعد دو تین [illegible] کے بعد پھر وہی حالت ہوجاتی تھی اس لئے بیماری کے لمبا ہونے کے خیال سے [illegible]

مجھ سے کھویا ہوا ایمان مسلماں پالیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ کلام

اخبار الفضل ربوہ مجریہ ۱۷؍فروری ۱۹۵۷ء میں حضور ایدہ اللہ کا ایک تازہ کلام شائع ہوا ہے۔ جسے افادہ احباب کے لئے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتدائی نوٹ ان الفاظ میں ہے۔ (ایڈیٹر)

کچھ دن کی بات ہے بارہ بجے کے قریب میری آنکھ کھلی تو زبان پر یہ اشعار جاری تھے۔ گویا یہ غزل القائی ہے۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ پہلا شعر تو لفظ بلفظ یاد رہا ہے۔ اور باقی اشعار میں سے اکثر ایسے ہیں جن کے بعض لفظ بھول گئے۔ اور جاگنے پر خود اس کمی کو پورا کیا گیا۔ اور دو تین شعر ایسے ہیں جو سارے کے سارے جاگنے پر بنائے گئے۔ اب یہ سب اخبار کے لئے الفضل کو بھجوائے جاتے ہیں —— مرزا محمود احمد

اے خدا! دل کو مرے مزرعِ تقویٰ کردیں
ہوں اگر بد بھی تو تو بھی مجھے اچھا کردیں

میری آنکھیں نہ ہٹیں آپ کے چہرہ سے کبھی
دل کو وارفتہ کریں محوِ تماشا کردیں

دانۂ سبحۂ مسلمان پراگندہ ہیں چاروں جانب
ہاتھ پر میرے انہیں آپ اکٹھا کردیں

ساری دنیا کے پیاسوں کو کردیں سیراب
چشمۂ شور بھی ہوں اگر۔ تو مجھے میٹھا کردیں

میں بھی اس سیدِ بطحا کا غلام در ہوں
دم سے روشن مرے پھر وادیٔ بطحا کردیں

ٹیڑھے رستے پہ چلے جاتے ہیں تیرے بندے
پھیر لائیں انہیں اور راہ کو سیدھا کردیں

منتظر بیٹھے ہیں دروازہ پہ عاشق اے رب
تھوک دیں غصہ کو دروازہ کو پھر وا کردیں

احمدی لوگ ہیں دنیا کی نگاہوں میں ذلیل
ان کی عزت کو بڑھائیں انہیں اونچا کردیں

میرے قدموں پہ کھڑے ہو کے تجھے دیکھیں لوگ
ربِ ابرام مجھے اسحٰق کا مثیل کردیں

مجھ سے کھویا ہوا ایمان مسلماں پالیں
ہوں تو سفلی پہ مجھے آپ ثریا کردیں

لوگ بیتاب ہیں بے حد کہ نمونہ دیکھیں
سالکِ راہ کے لئے مجھ کو نمونہ کردیں

مقصدِ خلق بر آئے گا یہی تو ہوگا
اندھی دنیا کو اگر فضل سے بینا کردیں

ظلمتیں آپ کو سجتی نہیں میرے پیارے
پردے سب چاک کریں چہرہ کو ننگا کردیں

اپنے ہاتھوں سے ہوئی ہے مری صحت برباد
میری بیماری کا اب آپ مداوا کردیں

بار آور ہو ایسا کہ جہاں بھر کھائے
دل میں میرے وہ شجر خیر کا پیدا کردیں

میں تہی دست ہوں رکھتا نہیں کچھ راسِ عمل
جو نہیں پاس مرے آپ مہیا کردیں

نہیں کرتا۔ احباب دعا کریں کہ

خدا تعالیٰ مجھے صحت دے

اور پھر یہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ابھی قرآن کریم کا بہت سا کام پڑا ہے۔ اور اسے ختم کرنا ہے۔ خدا کرے سردی ختم ہو تو یہ کام دوبارہ شروع کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دے کہ قرآن کریم کو ہم دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا سکیں۔ ابھی دنیا کی سینکڑوں زبانیں ایسی ہیں، جن میں ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ہے۔ یہ ترجمہ میں نے تو نہیں کرنا۔ کیونکہ میں وہ زبانیں نہیں جانتا۔ ترجمہ دوسرے لوگوں سے کرنا ہے۔ ہاں میں نے اس کام کی نگرانی کرنی ہے۔ اور نگرانی کا کام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کر سکتا ہوں۔ ابھی تک دنیا کی صرف تیرہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہوا ہے۔ اور دنیا کی ۱۲۰۰ زبانیں ہیں۔ گویا ابھی سو گنا کام پڑا ہے۔ جو ہم نے کام کرنا ہے۔ اور ۷ ۸ ۱۲ زبانیں ایسی ہیں جن میں ہم نے

قرآن کریم کا ترجمہ

کرنا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں جسے قرآن مخاطب نہیں کرتا۔ اسلئے دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس کی پہنچ تک ہم قرآن کریم نہ پہنچا سکیں اور اس کی زبان میں اس کا ترجمہ نہ کر دیں تاکہ کوئی فرد یہ نہ کہہ سکے کہ اے اللہ تو نے مجھے فلاں زبان بولنے والے لوگوں میں پیدا کیا تھا۔ اور

قرآن کریم عربی زبان میں ہے

پھر میں قرآن کریم کس سے سیکھتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ بھی مسلمانوں کے لئے ایک امتحان تھا۔ کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا۔ تا اللہ تعالیٰ دیکھے۔ کہ وہ اسے ہر جگہ پہنچاتے ہیں یا نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں ان کا یہ مطلب ہے کہ ہر جگہ قرآن کریم کا پہنچانا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

یہ کام ہمارے لئے محفوظ رکھا تھا

چنانچہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہمیں سمجھ دی۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر نہیں بلکہ ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کا بالاستیعاب ترجمہ تو نہیں کیا۔ آپ کے زمانہ میں بعض احمدیوں نے ترجمہ کیا ہے۔ ہاں آپ نے اپنی کتابوں میں اس کی اتنی آیتوں کا ترجمہ کر دیا ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کا نصف ہو جاتا ہے۔ بعض آیتوں کا آپ نے ترجمہ کر دیا ہے۔ اور بعض کا مفہوم بیان کر دیا ہے۔ مخالفین نے آپ پر جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آپ قرآن کریم کی مختلف آیات کو ایک جگہ جوڑ کر مضمون بیان کر دیتے ہیں۔ حالانکہ

قرآن کریم کے احکام

متفرق مقامات میں درج ہیں۔ اور اگر ان کو جوڑا نہ جائے۔ تو انہیں سمجھا نہیں جا سکتا پر اپنے لوگ اس بات کو سمجھتے تھے۔ چنانچہ ریاض الصالحین کے مصنف اپنی کتاب میں جو احادیث جمع کرتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ ساتھ وہ قرآن کریم کی آیات بھی لاتے ہیں لیکن ریاض الصالحین کے مصنف نے ایک چھوٹا کام کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کو اتنا جمع کیا ہے۔ کہ آپ کی کتابیں پڑھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا وہ ایک سلک ہیں۔ جس میں تمام آیات کو پرو دیا گیا ہے۔ بہرحال قرآن کریم کا

بہت بڑا کام ابھی باقی ہے

خدا تعالیٰ ہمیں اس سال توفیق دے۔ کہ ہم اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ پورا کر دیں اور آئندہ بھی وہ ہمیں توفیق دیتا چلا جائے تاکہ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہ رہے جس میں قرآن کریم کا ترجمہ نہ ہو۔ اور دنیا کا کوئی فرد ایسا نہ رہے۔ جو اپنی زبان میں قرآن کریم نہ پڑھ سکے۔ آج ہی میں اخبار پڑھ رہا تھا کہ اس میں میں نے پڑھا کہ ایک روسی مستشرق نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا نہیں۔ بلکہ اسے نعوذ باللہ خلفاء کے زمانہ میں تصنیف کیا گیا تھا اور یہ کہ قرآن کریم محض فرسودہ داستانوں کا مجموعہ ہے۔ پھر اس مصنف نے لکھا ہے۔ کہ "قرآن کریم کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ فوق البشر کلام ہے۔ اور اسی طرح

تقدس کا نظریہ

پیدا کیا گیا ہے۔ یہ سائنسی معلومات کی راہ میں حائل ہے۔ اور قرآن کریم ترقی کے منافی ہے حقیقت میں قرآن کریم بنیادی طور پر ان پرانی داستانوں کا مجموعہ ہے جو بائیبل اور دوسری کتابوں میں شامل تھیں"۔ اگر اس مصنف تک ہماری تفسیر پہنچ جائے تو اس کی آنکھیں کھل جائیں۔

ایک ترک پروفیسر

نے مجھے لکھا ہے۔ کہ آپ دنیا کے سامنے جو پیغام پیش کر رہے ہیں۔ وہ آپ کی تصنیف دیباچہ انگریزی ترجمۃ القرآن کے ذریعہ مجھ تک پہنچا ہے۔ یہ دیباچہ ایک نہایت عالمانہ کتاب ہے۔ جو خاص خدائی تائید کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت سے امور کے متعلق میرے شبہات دور کرنے کا موجب ہوا ہے۔ پھر ایک اور پروفیسر کو دیباچہ انگریزی ترجمۃ القرآن دیا گیا۔ تو وہ اسے گھر لے گیا۔ اور اسے پڑھنے کے بعد کہنے لگا۔ میں آج سے پھر مسلمان ہوا ہوں۔ میں اگرچہ مسلمان تھا۔ مگر مجھے اسلام پر پورا یقین نہیں تھا اب میں اس کتاب کو پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہوا ہوں۔ اور کیا تعجب ہے۔ کہ لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی ایسے ہوں جو ترجمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہوں۔

میری ایک خواب ہے

جو الفضل میں چھپ چکی ہے۔ اس میں میں نے دیکھا۔ کہ میں ترکی سے روس کی طرف گیا ہوں۔ پس کوئی تعجب نہیں۔ کہ اگر ہم روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کریں۔ تو ترکی سے ایسا رستہ مل جائے جس کے ذریعہ وہ روس میں پہنچ جائے۔ پھر میں نے اس خواب میں دیکھا کہ جہاں میں گیا ہوں وہاں کچھ جھونپڑیاں ہیں جن کی پھوس کی دیواریں اور پھوس کی چھتیں ہیں۔ اور ان میں غریب لوگ رہتے ہیں۔ ممکن ہے ہمارا ترجمہ "القرآن" پہلے روس کے غریب خاندانوں میں پھیلے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ پھر اس خواب میں ان لوگوں سے میں نے حالات دریافت کرنے شروع کئے۔ اور اس طرح مذہب کی باتیں شروع ہو گئیں۔ تو ان میں سے ایک شخص نے میرے سوالات کا جواب دینا شروع کیا اور مجھے بتایا کہ ہم چند لوگ احمدی ہیں (مفصل خواب الفضل ۲۷ر اپریل ۱۹۵۶ء میں چھپی ہوئی ہے) پس کوئی تعجب نہیں کہ ہمارے ذریعہ

روس میں قرآن کریم پھیلے

اور ہم ان لوگوں کے خیالات کی اصلاح کریں۔ عیسائیت انہیں خدا تعالیٰ سے وابستہ نہیں کر سکی۔ لیکن اب اسلام یہ کام کرے گا۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کی طرف لے آئے گا۔ آج کل روسی ۲۲ کروڑ ہیں۔ اگر وہ ہمیں مل گئے۔ تو چین کے پچاس کروڑ باشندے بھی کہیں نہیں جا سکتے۔ اور اگر یہ دونوں ملک اسلام میں آ جائیں تو ہندوستان کا ۴۵ کروڑ آدمی بھی کہیں نہیں جاتا۔ یہ سارے مل کر ایک ارب ۱۷ کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر ۸ کروڑ پاکستانی ملا لیں۔ اور ۱۸ کروڑ امریکن آ جائیں۔ تو یہ ایک ارب تینتالیس کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر یورپ کے ۳۰ کروڑ باشندے آ جائیں۔ تو یہ ایک ارب ۷۳ کروڑ بن جاتے ہیں پھر چالیس کروڑ باشندے افریقہ کے ملا لئے جائیں۔ تو یہ دو ارب تیرہ کروڑ بن جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں انڈونیشیا اور بعض دوسرے علاقوں کے آدمی ملا لئے جائیں۔ تو دو ارب پچاس کروڑ بن جاتے ہیں۔ اور یہ تقریباً دنیا کی کل آبادی کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اور وہی بات ہو جاتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے کہ ۳۰۰ سال کے اندر میری جماعت اس قدر بڑھ جائے گی۔ کہ

دوسری اقوام کی حیثیت

اس کے سامنے بالکل ادنیٰ اقوام کی سی ہو جائے گی۔ اور شاید اس خبر میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ اور چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔ جماعت احمدیہ جو تعداد میں آج کل تھوڑی سی ہے۔ ایک دن آنے والا ہے۔ کہ یہ چند لاکھ سے چند ارب ہو جائے گی۔ اور باقی اقوام جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ وہ کروڑوں سے چند لاکھ بن جائیں گی۔ اور اس طرح بڑے چھوٹے اور

چھوٹے بڑے کئے جائیں گے

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ پڑھاؤں گا جو باہر پڑا ہے۔ یہ جنازہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب کنری سندھ کا ہے۔ جو اس سال جلسہ پر ربوہ آئے تھے۔ ۲۹ر دسمبر کو انہیں

نمونیہ ہو گیا

اور اسی مرض سے فوت ہو گئے۔ دوست میرے ساتھ نماز جنازہ میں شامل ہوں۔

(الفضل ۵ر فروری ۱۹۵۷ء)

جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ

جلسہ سالانہ تیماپور

از مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم تیماپور دکن

تبلیغی وفد مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۵۶ء یادگیر سے ۷ بجے شام تیماپور پہنچا۔ قصبہ تیماپور کے باہر بس اسٹینڈ پر وفد کے استقبال کے لئے افراد جماعت احمدیہ کے علاوہ غیر احمدی و غیر مسلم بھی کثیر تعداد میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے دیدار کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ جونہی کار بس گاؤں کے پاس پہونچیں اھلاً و سھلاً و مرحبا کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ احباب جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب اور دیگر مبلغین کرام کو پھولوں کے ہار ڈالے۔ صاحبزادہ صاحب اور مبلغین نے حاضرین کو معانقہ کا شرف بخشا۔

جلسے کا پہلا دن

کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر جلسہ کی کارروائی ٹھیک ۹ بجے شب زیر صدارت حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان شروع ہوئی۔ پہلے روز حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایمان افروز تقریر کے علاوہ مولانا شریف احمد صاحب امینی و مکرم کریم اللہ صاحب ایڈیٹر "آزاد نوجوان" و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ہائیکورٹ یادگیر نے اردو انگریزی میں مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے بابرکت وجود کی آمد کی وجہ سے غیر معمولی طور پر حاضری تھی۔ باہر سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ پہلے روز کی کارروائی بخیر و خوبی بارہ بجے شب اختتام کو پہنچی۔

دوسرا دن مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۵۶ء بروز اتوار احباب جماعت حضرت صاحبزادہ صاحب کے بابرکت وجود کو از غرض دعا اپنے اپنے گھروں میں لے گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب تمام جماعت کے احباب کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ اور انکے لئے دعائیں کیں۔ بعد ازاں چند لوگ گوگی سے تشریف لائے تھے۔ اُن سے ملاقات کی۔ اور کچھ مقامی غیر احمدی دوست بھی حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملے۔ پھر بعد نماز ظہر مسجد تیماپور میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے علاوہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے بصیرت افروز تربیتی تقریر کی۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے ضمناً جھوٹے ماموریں کے انجام پر بھی روشنی ڈالی کیونکہ خاص تیماپور میں ایک شخص مولوی عبداللہ صاحب نے مامور اور مہدی اور مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا تھا۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ تیماپور نے خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ وابستگی اور وفاداری اور آئندہ انتخاب کے متعلق حضور کے مقرر کردہ طریق کی تائید میں متفقہ طور پر ریزولیوشن پاس کیا۔ نیز حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضؓ کی وفات پر بھی جماعت نے درنثار سے ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا۔ اور حضرت مفتی صاحب کے لیے دعا مغفرت فرمائی۔ اور بعد دعا یہ تربیتی اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تبلیغی وفد شوراپور میں

تیماپور کے تربیتی اجلاس سے فراغت کے بعد تبلیغی وفد شوراپور گیا۔ اس جگہ جناب احمد حسین صاحب سعیدی وکیل نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا تھا۔ جس میں شوراپور کے مقامی مجسٹریٹ۔ وکلاء اور معززین کو مدعو کیا گیا۔ دعوت عصرانہ کی فراغت کے بعد وفد واپس تیماپور پہنچا۔

تیماپور میں دوسرا اجلاس

ٹھیک آٹھ بجے شب دوسرے دن کی کارروائی زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب شروع ہوئی۔ آج کے اجلاس میں اختلافی مضامین مثلاً وفات مسیح۔ اجرائے نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ہائیکورٹ یادگیر و مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ بمبئی۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس نے تقاریر کیں۔ حاضرین کی دلچسپی کے لئے ہر موضوع پر جملہ مقررین نے پانچ پانچ منٹ کے وقت میں قرآن کریم۔ حدیث۔ اقوال آئمہ اور عقلی دلائل کی ایک ایک دلیل پیش کی چنانچہ اس نئی طرز تقریر پر حاضرین نے کافی دلچسپی لی۔ اور اختلافی مسائل کی بحث کو غور سے سنا۔ جلسہ بخیر و خوبی بارہ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔ اور وفد بعد فراغت طعام شب بذریعہ کار یادگیر روانہ ہوگیا۔

حدیث نبوی

"اطاعت"

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے کہا کہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم ہر حالت میں اطاعت کریں گے تنگی میں ہوں یا آسائش میں۔ ہمیں وہ حکم خواہ اچھا معلوم ہو یا بُرا۔ خواہ ہم پر ترجیح دی جارہی ہو لیکن ہمارے حقوق دبائے جارہے ہوں تب بھی اطاعت کریں گے اور جن کے سپرد ہم نے اپنے امر کو کیا ہے۔ اُن سے ہم تنازعہ نہ کرینگے (بخاری)

کامل اطاعت ترقی کرنے والی قوموں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے۔ بات بات پر قائد کا راستہ روک کر کھڑے ہو جانا قومی ترقی کی رفتار کو سست کر دیتا ہے۔ لیڈر پر اعتماد اور اُس کے احکام کی بلا چون و چرا تعمیل ہی قومی ترقی کا راز ہے۔

شکریہ احباب

اس موقعہ پر میں مکرم و محترم سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور جماعت احمدیہ یادگیر کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے نہ صرف تیماپور کے آنے جانے کے لئے اپنی دونوں کاریں سامان لاؤڈ سپیکر و روشنی وغیرہ وفد کے لئے وقف کر دیں بلکہ تیمار کے جلسے کے لئے ہر رنگ میں امداد کی۔ فجزاہ اللہ خیرا۔ اسی طرح وہ احباب جنہوں نے جماعت تیماپور کے کسی نہ کسی رنگ میں اعانت کی اُن کا بھی میں مشکور ہوں۔

بیعت

اس موقعہ پر بارہ غیر احمدی احباب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ان کی استقامت کے لئے تمام سلسلہ کے بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز تیماپور کے تمام احباب اور خدام الاحمدیہ جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر کے خدمت کی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں خاص کر مکرم قریشی نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ آخر پر خاکسار تمام دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

ضروری درخواست دعا

" اڑیسہ کے معزز ہندو زمیندار اور تاجر ایک عرصہ سے سلسلہ اور اسلام کا لٹریچر مطالعہ کر رہے ہیں۔ وہ اور ان کی بیوی آج کل قرآن کریم انگریزی پڑھ رہے ہیں۔ اور اسلامی لٹریچر سے بھی بے حد متاثر ہیں۔

وہ ایک عرصہ سے بعض مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب سے خاص طور سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ اور ان کو مالی مشکلات سے نجات دے۔"

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اپنے آپ کو خدمت دین کیلئے وقف کردو اور توکل علی اللہ کی صحیح روح پیدا کرو

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

ربوہ ۷ فروری۔ آج تیسرے پہر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے جماعت نہم کی طرف سے طلبائے جماعت دہم کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں متعدد دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور طلباء کو زریں نصائح سے نوازا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو مبشر احمد وسیم نے کی۔ اس کے بعد طلبائے جماعت نہم کی طرف سے ناصر احمد نے ایڈریس پیش کیا۔ اور مجیب الرحمٰن درد نے طلبائے دہم کی طرف سے ایڈریس کا جواب دیا۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے طلباء سے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تقریر کے آغاز میں ایڈریس اور جواب ایڈریس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ایڈریس میں طلبائے جماعت دہم کے اچھے نمونہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور جواب ایڈریس میں اساتذہ کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ جو زائد وقت دے کر بلا معاوضہ طلباء کو پڑھاتے رہے۔ در حقیقت یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ جو آنے والوں کے لئے مشعل راہ بن سکتی ہیں۔ اور انہیں مدنظر رکھ کر ہمارے سکول کے طلباء سینکڑوں سال کے لئے اپنی قوم بلکہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بن سکتے ہیں۔ حضور نے یورپ کے ایک ڈاکٹر کی مثال دیتے ہوئے جس نے عمر بھر اپنے آپ کو اپنے سکول سے وابستہ رکھا۔ طلباء کو نصیحت فرمائی کہ طلباء اگر واقعی اپنے سکول سے اور اپنے اساتذہ سے محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ عمر بھر اس تعلق کو قائم رکھیں اپنے سکول کی نیک روایات کو زندہ رکھتے ہوئے ہمیشہ اس کے ساتھ گہری وابستگی کا ثبوت دیں۔

تحریک وقف زندگی

حضور نے تحریک وقف زندگی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا ہے کہ بہت سے لڑکے دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس ارادہ کی تکمیل کرنے اور پھر عمر بھر اپنے عہد کو نبھانے کی توفیق دے۔ آمین۔ حضور نے فرمایا۔ بعض لوگ سلسلہ کی آمد کو دیکھتے ہوئے یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ شاید سلسلہ اب زیادہ واقفین کے اخراجات برداشت نہ کر سکے۔ لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں ہے۔ در حقیقت اسلام کو ابھی لاکھوں واقفین زندگی کی ضرورت ہے باقی رہے ان کے اخراجات۔ سو یہ اخراجات نہ قوم دے گی۔ اور نہ ملک اور حکومت بلکہ خود خدا مہیا کرے گا۔ اور ایسی جگہوں سے مہیا کرے گا۔ جس کا تم گمان بھی نہیں کر سکتے ہماری عمر بھر کا یہ تجربہ ہے کہ اگر انسان خدا کا ہو جائے اور صحیح معنوں میں اس پر توکل کرے تو وہ آپ اس کی ساری ضروریات کا کفیل ہو جاتا ہے۔ اور ہر موقعہ پر غیب سے اس کی مدد اور نصرت کے سامان مہیا فرما دیتا ہے۔

اپنے تئیں خدا کے سپرد کردو

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے اور خود اپنی زندگی کے متعدد واقعات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ کبھی مت خیال کرو کہ روپیہ کہاں سے آئے گا۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے۔ تو حضرت مسیح کے قول کے مطابق خدا تمہارے لئے آسمان سے اتارے گا۔ اور زمین سے اگائے گا۔ پس تم اخراجات اور تنخواہوں کا خیال نہ کرو بلکہ خدا پر توکل کرتے ہوئے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے لگا دو۔ اور تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جاؤ۔ پھر جماعت جوں جوں بڑھے گی تمہارے گذارے بھی بڑھیں گے۔ مگر نیت کبھی یہ نہ کرو کہ تمہارے گذارے بڑھیں۔ نیت ہمیشہ یہی رکھو کہ تم نے تنخواہوں اور گذاروں کا خیال کئے بغیر محض خدا کے لئے کام کرنا ہے۔ پھر تم خود مشاہدہ کرو گے کہ کس طرح خدا تمہاری مدد کرتا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا انسان کو یا تو پوری طرح دنیا دار بن جانا چاہیئے اور یا پوری طرح خدا کا ہو جانا چاہیئے۔ جو لوگ دو نوں طرف نگاہ رکھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ یا تو دنیا دار بن جاؤ۔ اور دنیا کے سارے مکر و فریب کرکے دوسروں کی طرح تم بھی روپیہ کما لو اور یا پھر پوری طرح خدا کے بن جاؤ تاکہ وہ تمہاری جملہ ضروریات کا کفیل ہو جائے۔ جو لوگ دونوں طرف نگاہ رکھتے ہیں وہ بیک وقت دو کشتیوں میں پاؤں رکھنا چاہتے ہیں ایسے لوگ دین اور دنیا دونوں میں ناکام رہتے ہیں۔ تقریر کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور پھر جماعت دہم کے ۱۷۵ طلباء کو جو اس سال میٹرک کے امتحان میں شامل

ہیگ کے پادریوں کی خدمت میں دس سوال

ہالینڈ کے اخبارات میں ان سوالوں کی وسیع پیمانے پر اشاعت اور بعض اخبارات کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ مشن ہیگ)

گذشتہ ماہ جنوری کے آخری عشرہ میں ہیگ کے ایک سو بیس پروٹسٹنٹ پادریوں کی خدمت میں احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کی طرف سے عیسائی اعتقادات کے بارہ میں دس سوال تیار کر کے بھجوانے کا اہتمام کیا گیا۔ اور ان سے یہ خواہش ظاہر کی گئی کہ اگر وہ ان سوالات کے جوابات تحریری یا تقریری جس رنگ میں وہ مناسب خیال فرمائیں عنایت فرمائیں یا ان کے متعلق تبادلۂ خیالات کے لئے تیار ہوں تو ہم اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور ان کی اس تکلیف فرمائی کے از حد ممنون ہوں گے۔

ہم نے ان سوالات کو پیش کرتے ہوئے ابتداء یہ ذکر بھی کیا کہ ہمارا اعتقاد اور ہمارے ساتھ دیگر کروڑوں افراد کے بنیادی اعتقادات کا ایک کثیر حصہ ایسا ہے جو آپ کے اعتقادات سے نہ صرف مختلف ہے بلکہ متناقض ہے ہم یہ امر کبھی بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ مشرقی لوگوں کے نزدیک صداقت کا معیار اور ہے اور مغربی لوگوں کے نزدیک اور۔ ایک صداقت کے لئے مشرق و مغرب کی کوئی تمیز نہیں ہو سکتی۔ اور ہمارا خیال ہے کہ آپ بھی اس اصل سے ضرور متفق ہوں گے اس حقیقت کے پیش نظر ہم اگر آپ کے اعتقادات کے بارہ میں آپ سے استفسارات کریں اور ان کی حقیقت معلوم کرنا چاہیں تو امید ہے ہمارا یہ اقدام بے جا تصور نہ کیا جائے گا۔

پادریوں کے علاوہ ہم نے یہ سوالات تمام معروف ناموں اور بعض بیرونی اخبارات کو بھی بھجوائے۔ چنانچہ اور ڈم اور ہیگ کے اخبارات نے خلاصہ کے ساتھ اس امر کا تذکرہ خصوصیت سے کیا کہ جب سے ہیگ میں مسجد تعمیر ہوئی ہے احمدیہ مسلم مشن کی ساعی ہمارے ملک میں وسیع تر ہو گئی ہیں۔ بہرحال سوالات کا خلاصہ قارئین بدر کے استفادہ کے لئے درج ذیل ہے۔

۱۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ خدا ایک ہے؟

کیا یہ خدا تین اقانیم کا مجموعہ ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ فارمولا یعنی تین ایک اور ایک تین اپنی ذات میں باہم متناقض نہیں؟

کیا گذشتہ انبیاء اور متقدمین عیسائی بھی اس عقیدہ تثلیث کے حامی تھے جیسے آپ ہیں؟ تاریخی طور پر کیا ایک ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟ کہ یہ عقیدہ شروع ہی سے کلیسیا کا جزو تھا اور بعد کی ایجاد نہیں۔

۲۔ بائیبل کے مستند ہونے کے لئے آپ کیا اعتبار پیش کر سکتے ہیں؟ کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ مروجہ بائیبل ہیں بار دفعہ ترجمہ سے ترجمہ ہو کر ہم تک پہنچی اور جس کی وجہ سے نفس مضمون کا متغیر ہو جانا ایک ناقابل تردید حقیقت کو مستلزم ہے؟ کیا یہ حالات بائیبل کے متعلق آپ کے عقیدہ پر کسی رنگ میں اثر انداز نہیں ہو سکتے؟ ہمیں بائیبل میں متعدد مقامات ایسے ملتے ہیں جو باہم متناقض ہیں۔ آپ کا ان کے متعلق کیا خیال ہے؟

۳۔ کیا آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انسان ازلی طور پر گنہگار ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ امر بدیہی طور پر خدا تعالےٰ کی صفت رحم اور انصاف کے نظریہ کے خلاف نہیں؟

۴۔ کیا آپ مسیح کو خدا کا بیٹا تصور کرتے ہیں؟ اور اس کی الوہیت اور دیگر صفات پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح خدا پر؟ کیا آپ مسیح کے کفارہ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں؟ عملی رنگ میں ایک عیسائی کی زندگی پر یہ کفارہ کس رنگ میں اثر انداز ہوا ہے؟

۵۔ مسیح کے اس فعل کو بڑی قربانی قرار دینا کہاں تک درست ہوگا جبکہ بائیبل کی رو سے مسیح نے یہ قربانی نہایت مجبوری کی حالت میں بادل نخواستہ دی اور باوجود اس یقین کے کہ وہ تین دن کے بعد زندہ کر دیا جائیگا پھر بھی وہ اس صلیبی موت سے نجات کے لئے زار زار رو کر دعائیں کرتا رہا۔

۶۔ کیا ہماری عقل اس اصل کو تسلیم کر لے کہ ایک بیگناہ کو گنہگار کے بدلے سزا دی جائے؟ اور پھر یہ اصول کس حد تک ہماری سمجھ کو تسلیم ہو گا کہ خدا نے اپنے غضب کو ٹھنڈا کرنے کیلئے خود اپنے آپ کو ہی قربانی کی نذر چڑھا دیا؟

۷۔ گلیتون ۳/۱۳ کا کیا مفہوم ہے؟ کیا خدا اور یا خدا کے کسی پیارے پر لعنت پڑ سکتی ہے اور پھر یہ کہ کس کی لعنت؟

۸۔ مسیح کے جہنم میں جانے کی حقیقت کیا ہے؟ کیا اقانیم ثلاثہ اس میں داخل ہوتے تھے یا ایک اقنوم؟ ایک اقنوم کی صورت میں تثلیث کا وجود کہاں باقی رہا؟ ۹۔ ایک شخص جو کسی چیز پر ایمان لاتا ہے؟ تو کیوں لاتا ہے؟ کیا اس میں عقل کو کچھ دخل ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کسی صداقت کو پرکھنے کے لئے مابہ الامتیاز کیا ہوا؟

۱۰۔ کیا آپ جہنم کے ابدی ہونے کے قائل ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو کیا یہ امر خدا تعالیٰ کے جذبۂ رحم کے مخالف نہیں ہوگا؟

کسرِ صلیب

دردمند مسلمانوں کے لئے قابلِ غور

از مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیٹر رسالہ الفرقان ربوہ

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی یہ علامت قرار دی ہے کہ وہ کسرِ صلیب کرے گا۔ خدا کے مامور اور نبی دنیا میں جنگ، فساد اور خونریزی کرنے کے لئے نہیں آتے اور نہ ہی ان کی بعثت کا مقصد مادی فتوحات کا حصول ہوتا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دنیا کے بادشاہ، جرنیل اور فوجی لوگ کرتے ہی رہتے ہیں۔ ملک فتح ہوتے ہیں، حکومتوں کو شکست دی جاتی ہے اور شہروں کو تاخت و تاراج کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے خدا کے کسی مامور یا فرستادہ کے آنے کی ضرورت نہیں۔ یہ درست ہے کہ جب تاریکی کے فرزند خدا کے بندوں پر عرصہ حیات تنگ کرتے ہیں۔ اور ان کے مذہب کو جبر و تشدد سے مٹانا چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان نیک بندوں کو دفاع کی اجازت دیتا ہے اور اس مقابلہ میں بھی اُن کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اور آخر کار انہیں مادی طور پر بھی فتح نصیب ہوتی ہے۔ مگر یہ فتح نہ ان کا اصل مقصود ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے لئے ان کی طرف سے آغاز کیا جاتا ہے۔ انبیاء و مرسلین کا اصل مقصد تو دلوں کو پاک و مطہر بنانا ہوتا ہے۔ وہ قلوب کی زمین کو فتح کرنے کے لئے آتے ہیں اور صحیح عقائد کو دلوں میں راسخ کرنا اُن کی بعثت کا مدعا ہوتا ہے۔

عیسائیت کے بگڑنے کے بعد عیسائیوں نے اپنے عقائد کی ساری بُنیاد صلیب قرار دے لی۔ مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ قرار دیا اور ان کی صلیبی موت کو گنہ گاروں کا کفارہ ٹھہرایا۔ آخر کار مسیحیت سمٹ سمٹا کر حضرت مسیح کی صلیبی موت میں آگئی۔ قرآن مجید نے ابطالِ مسیحیت باطلہ کے لئے جو دلائل دیئے ہیں ان سے جھوٹے عقائد کی پورے طور پر تردید ہو جاتی ہے۔ اور کوئی مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا کہ آنے والا مسیح موعود قرآنی دلائل سے بڑھ کر یا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیانات و اعمال سے زیادہ کوئی بات کرے گا۔

شارحین حدیث نے یکسر الصلیب کے معنوں میں لکھا ہے:۔

(الف) "ای فیبطل النصرانیۃ ویحکم بالملۃ الحنیفیۃ"۔ کہ مسیح کے کسرِ صلیب کے معنی یہ ہیں کہ وہ عیسائیت کا ابطال کرے گا۔ اور دینِ اسلام کے مطابق فیصلہ کریگا"۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۲۲۱)

(ب) "فتح لی ھنا معنی من الفیض الالٰھی وھو ان المراد من کسر الصلیب اظہار کذب النصاریٰ حیث ادعوا ان الیہود صلبوا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی خشب فاخبر اللہ تعالیٰ فی کتابہ العزیز بکذبھم و افترائھم"۔

ترجمہ:۔ مجھے (یعنی شارح بخاری علیہ الرحمۃ کو) کسرِ صلیب کے معنے الہاماً بتائے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ مسیح موعود آکر نصاریٰ کے اس کذب کا خوب اظہار کر دے گا۔ جو وہ کہتے ہیں کہ یہود نے حضرت مسیح کو صلیب پر مار دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بھی ان کے کذب اور جھوٹ کی خبر دی ہے"۔ (عمدۃ القاری فی شرح البخاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴ مطبوعہ مصر)

اس تمہید سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کے کسرِ صلیب کرنے کے یہی معنے تھے۔ کہ وہ عیسائیوں کے باطل عقائد کا استیصال کرے گا۔ اور صلیبی مذہب کی از روئے دلائل جڑ اُکھاڑ دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کے رُو سے جو بنیادی عقیدہ موجودہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے سامنے پیش فرمایا وہ یہ تھا کہ "حضرت مسیح علیہ السلام طبعی طور پر وفات پا چکے ہیں آسمانوں پر زندہ نہیں ہیں۔ لیکن وہ صلیب پر نہیں مرے"۔ اس عقیدہ سے اسلام اور عیسائیت میں فیصلہ ہو جاتا ہے اور سچے اور باطل عقائد میں امتیاز پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح کی صلیبی موت کے خلاف تاریخی واقعات کے علاوہ خود اناجیل سے ایسے دلائل دیئے ہیں جن کا کوئی انصاف پسند مسیحی انکار نہیں کر سکتا۔ جن بڑے بڑے پادری صاحبان نے احمدیت کے پیش کردہ نظریہ پر ذرا بھی غور کیا ہے۔ اُنہیں یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ اس نظریہ سے عیسائیت کی عمارت چکنا چور ہو جاتی ہے اور اس عقیدہ سے عیسائی مذہب پاش پاش ہو جاتا ہے۔ ہم ذیل میں دو بڑے پادریوں کی شہادتیں پیش کرتے ہیں۔

(۱) ڈاکٹر زویمر نے جو عیسائی دنیا میں بہت بڑی شخصیت سمجھے جاتے ہیں اپنی ایک عربی کتاب میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے کہ:۔

" فاذا کان ایماننا ھذا خطاً کانت مسیحیتنا بجملتہا باطلۃ"۔

کہ مسیح کی صلیبی موت پر اگر ہمارا ایمان غلط ہے اور مسیح صلیب پر نہیں مرے تو پھر ہماری ساری مسیحیت ہی سرے سے باطل ہے"۔

(السر العجیب فی فخر الصلیب صفحہ ۷۰)

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ڈاکٹر زویمر کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریہ کے تسلیم کئے جانے کی صورت میں موجودہ عیسائیت کا سراسر باطل قرار پانا ایک حقیقت ثابتہ ہے

(۲) پروفیسر ایس۔ جی ولیمسن گولڈ کرسٹ اپنی تازہ ترین کتاب "Christ or Mohammad" میں لکھتے ہیں:۔

"The Muslims attack is essentially an attack on Jesus Christ. They set out to prove that he was not the son of God, that he was not crucified, that he did not rise again, that he is not enthroned at the right hand of God. By so doing, should they succeed, they take away the Christian source of revelation of God and deny the fact of atonement. In a word they destroy the christian religion altogether For it cannot be too strongly said that if christ be not the son of God, if christ the son did not die on the cross there is no christianity. If the Muslims are right then christians are deluded worshippers."

ترجمہ:۔ "مسلمانوں کا حملہ لازمی طور پر خود یسوع مسیح پر حملہ ہے۔ ان کی کوشش یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا نہیں تھا۔ وہ صلیب پر نہیں مرا، مر کر جی نہیں اُٹھا اور یہ کہ وہ خدا کے داہنے ہاتھ پر نہیں بیٹھا اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اُنہوں نے خدا کے ظاہر ہونے کے سچے ذریعہ کو ختم کر دیا۔ اور کفارہ کی حقیقت باطل ہوگئی۔ مختصر یہ کہ اُنہوں نے سرے سے مسیحی مذہب کو ہی نابود کر کے رکھ دیا کیونکہ یہ ظاہر و باہر ہے کہ اگر مسیح خدا کا بیٹا نہیں تھا اور خدا کا بیٹا مسیح صلیب پر نہیں مرا تو پھر عیسائیت کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ اگر مسلمان اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں تو پھر مسیحیوں کی حیثیت غلطی خوردہ پوجاریوں سے زیادہ نہیں رہتی"۔

اس اقتباس سے ظاہر کہ اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو اس سے عیسائیت مر جاتی ہے۔ اور عیسائیوں کا کفارہ باطل ٹھہرتا ہے۔

بس یہی وہ کسرِ صلیب ہے جو مسیح موعود کی علامت تھی۔ اور یہی وہ عظیم الشان کارنامہ ہے جسے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے سرانجام دیا۔ اور یہی وہ قرآن مجید کی حقانیت کا اظہار ہے۔ جسے احمدیہ کے مبلغین دنیا کے کونے کونے میں پایۂ تکمیل تک پہنچا رہے ہیں۔ ہر بصیرت رکھنے والا دردمند مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ جب یہ کام پورے طور پر سرانجام

فری ٹاؤن (مغربی افریقہ) سے لنڈن – لنڈن براستہ کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) ربوہ کا لمبا سفر

"مَیں تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام مسیح موعودؑ)

۱۶ ہزار میل کا بحری سفر – ۴۴ دن جہاز میں

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق انچارج فری ٹاؤن مشن)

اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے حد شکر و فضل و احسان ہے کہ بندہ اور بندہ کی اہلیہ اور تین چھوٹے بچے سیرالیون میں دوسری دفعہ جاکر پانچ چھ سال کے لمبے عرصے کے بعد بفضلہ تعالیٰ بخیریت ۲۳ر دسمبر ۱۹۵۷ء جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ہم تبلیغ اسلام کی غرض سے مرکز ربوہ کی طرف سے حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود کے حکم سے بھیجے گئے تھے۔ ہمارے ساتھ وہاں کے ایک احمدی سلطان غلیم کا فرزند ارجمند مسمی محمود کونٹے بھی ربوہ چھ سالہ عربی تعلیم کے لئے آیا۔ اور مولوی محمد صدیق صاحب شاہد بھی چار سال فریضۂ تبلیغ کے ۸ سال بعد ہمارے ہم سفر تھے۔ یعنی کل سات افراد نے ۱۹ر اکتوبر بروز جمعہ فری ٹاؤن سے لنڈن کے لئے رخت سفر باندھا۔ جہاز چونکہ کچھ لیٹ ہوگیا۔ اس لئے واپس جاکر نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی۔ وہاں ہم چھ احمدی مبلغین احمدیہ مسجد میں موجود تھے۔ مکرم امیر صاحب نے بندہ کو خطبہ کرنے اور نماز جمعہ پڑھانے کا حکم دیا۔ خطبہ میں بندہ نے خلافت سے وابستگی۔ امیر کی اطاعت اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پر زور دیا۔ اور جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے تعاون کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ نماز کے بعد جماعت کے اکثر احباب کرام ہمارے ساتھ جہاز HILL ARY پر الوداع کہنے گئے۔ دس دن کے بعد ہم سب احمدی قافلہ لورپول سے لنڈن مسجد فضل پہنچ گئے۔ وہاں صرف ۷ ، ۱۰ دن رہے۔ لنڈن شہر جو کہ ۶۰ میل عمدہ شہر ہے کی سیر کی وہاں بھی دو خطبات جمعہ بندہ نے ہی دیئے۔ آخر نہر سویز کے بند ہونے کی وجہ سے ایک گولڈ کوسٹ کے آمدہ مبلغ مولوی عبد اللطیف صاحب شاہد (کل ۸ کس) اسمیت بٹوری جہاز پر جنوبی افریقہ کے رستے روانہ ہوکر کیپ ٹاؤن سے بمبئی کراچی ۴۴ دن میں پہنچے۔ بندہ امیر قافلہ تھا۔ یہ سفر خدا کے فضل و کرم سے بہت ہی مبارک رہا۔ جہاز میں خطبہ الہامیہ پڑھنے اور غور کرنے کا اور یکصد ہم سفر مسلمان مسافروں کو تبلیغ کرنے اور دین اسلام پر کاربند ہونے کا اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا موقع بہم پہنچایا۔ بعض مسلمان انجنیئر اور ایم۔ اے کالجوں کے بزرگوں اعلیٰ تعلیم یافتہ بھارتی اور پاکستانی مسلمانوں سے جو کہ چھ چھ سال لنڈن رہ کر واپس آرہے تھے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ افسوس کہ اُن کو تعلیم اسلام کی کچھ بھی حقیقی واقفیت نہ تھی۔ سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ مطالعہ کے لئے کتب دیں۔ سب کو انگلش ترجمہ قرآن کریم کے شدید پیاسے پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو قرآن کریم سمجھنے اور حقیقی اسلام پر کاربند ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سیرالیون ملک کی حالت

سیرالیون مغربی افریقہ میں کالے لوگوں کا ایک چھوٹا سا ملک ہے حکومت انگریزی ہے۔ لوگ حد درجہ ملنسار ہیں۔ جس کی آبادی دو ملین ہے۔ آب و ہوا گرم مرطوب بارش چھ ماہ (اپریل تا اکتوبر) گھنے جنگلات جن میں ہر قسم کے چرند پرند درند اور حیوانات پائے جاتے ہیں بعض حصوں میں اب بھی آدم خور انسان پائے جاتے ہیں۔ چاول اور مچھلی من بھاتا کھاجا ہے۔ بیماریاں بہت ہیں

آبادی مسلم مسیحی اور دہریہ تخمیناً برابر پائی جاتی ہے۔

احمدیت کی ترقی خدا کے فضل و کرم سے احمدی مبلغین اور حضور انور اور بزرگوں کی دعاؤں سے اس تاریک براعظم میں احمدیت دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ مختلف شہروں اور دیہات میں ۵۱ احمدی جماعتیں ۴۲ مسجدیں چار مشن ہاؤس دو دوکانیں، کئی ایک احمدیہ لائبریریاں۔ پریس۔ اخبارات۔ ریڈنگ روم، نصف درجن مبلغ، احمدیہ سکول جن کو گورنمنٹ گرانٹ دیتی ہے کئی ایک لوکل مبلغ کام کرتے ہیں۔ بقول رسالہ "لائف" مغربی افریقہ میں نصف لاکھ سے زیادہ احمدی بھائی پائے جاتے ہیں۔

فری ٹاؤن ملک کا دارالخلافہ اور بندرگاہ ہے۔ جہاں سے بندہ نے عرصہ زیر رپورٹ میں بیسیوں دفعہ لیکچر ز براڈ کاسٹ کئے۔ جو کہ مسیحی بہت ہی پسند کرتے تھے اور کہتے تھے مسیحیت یقیناً ایسے لیکچروں سے چند سال میں بالکل نابود ہو جائے گی اور ہو رہی ہے جس کا زندہ گواہ اور ثبوت امریکہ کا رسالہ "لائف" ۸ر اگست ۱۹۵۵ء کا حوالہ ہے۔ لکھا ہے۔

"یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مغربی افریقہ میں اب اسلام کو واضح طور پر حبشیوں کا مذہب قرار دیا گیا ہے جبکہ عیسائیت وہاں صرف سفید فام لوگوں کا مذہب بن کر رہ گئی ہے"۔ عیسائیت قبول کرنے والے ایک شخص کے مقابلے میں دس حبشی اسلام قبول کرتے ہیں"۔

اسی قسم کے حوالے تو بہت ہیں۔

آج سب سے بڑی ضرورت ہمارے مسلمان بھائیوں میں بیداری پیدا کرنے کی ہے۔ لوگوں کو عربی پڑھنے کا بہت ہی شوق ہے۔ عربی کالج کی بے حد ضرورت ہے۔

اُٹھو پیارے مسلم بھائی دیکھو افریقہ میں کتنی جلدی مسیحیت کو شکست فاش ہو رہی ہے اور وہ دُم دبا کر وہاں سے بھاگ رہی ہے اور اس کی جگہ حقیقی اسلام جلدی جلدی پھیل رہا ہے یہ انسانوں کا کام نہیں۔ یقیناً خدائی فرشتے کام کر رہے ہیں۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت ہی نزدیک ہے جبکہ تمام جہان کا مذہب اسلام ایک ہی مذہب ہوگا۔ ابن اللہ اور تثلیث کی بجائے ایک خدائے واحد کی پرستش ہوگی۔ ایک ہی خدا ہوگا ایک ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی و امی) اور ایک ہی کتاب قرآن ایک ہی کعبہ قبلہ اور کلمہ طیبہ ہوگا۔ اے خداوند عالم تو مسلم خوابیدہ کو بیدار کردے۔ آمین۔ ؎

اے خدا ہرگز مکن شاداں دل تاریک را
آنکہ او را فکر دین احمد مختار نیست
بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

منقولات

روس کے مسلمان

روسی سفارت خانہ نے ایک کتابچہ شائع ہوا ہے جس کا نام ہے "سوویت یونین میں مسلمان"۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ روس میں ہر مذہب کو آزادی حاصل ہے۔ اور وہاں تمام مذاہب کا درجہ برابر ہے۔ حکومت کسی خاص مذہب کے ساتھ رعایت نہیں کرتی نیز سوویت قانون کی دفعہ ۱۲۴ کی رو سے ہر مذہب کو مذہبی پراپیگنڈا کا حق بھی حاصل ہے۔ اسی کے ساتھ "سوویت ریاست مذہب میں یقین نہ رکھنے والوں اور ان کی تنظیموں کو بھی حق دیتی ہے کہ مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ کریں۔ بشرطیکہ مذہب پر یقین رکھنے والوں کے مذہبی جذبات مجروح نہ ہوں"۔ اصل میں دیکھنا یہ ہے کہ کیا روس میں مسلمانوں کو تبلیغ کا حق دیا گیا ہے؟ کیا وہ مذہب تبدیل کرنے والوں کو اسلام میں شامل کر سکتے ہیں؟ پروپیگنڈہ کا حق تسلیم کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مسلمان تبلیغ کر کے دوسروں کو دائرہ اسلام میں بھی شامل کر سکتے ہیں۔ دوسری بات۔ جو کیا مذہبی لوگوں کو سوویت نظام کا رکن بنایا جا سکتا ہے؟ یہ دونوں باتیں اس کتابچہ میں صاف نہیں کی گئیں۔

مذہب دشمنی

کتابچہ میں مذکور ہے کہ قانون کی رو سے جس طرح اہل مذاہب کو پروپیگنڈہ کا حق حاصل ہے اسی طرح مذہب دشمنوں کو بھی مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ کا حق حاصل ہے یہ بات ٹھیک ہے بشرطیکہ خود حکومت غیر جانبدار رہے اور وہ مذہب دشمن پروپیگنڈہ سے احتراز کرے۔ لیکن ایسا نہیں ہے حکومت خود مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے قانون سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ چنانچہ روس کے مختلف ریڈیو سٹیشنوں سے مذہب خاص طور پر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ ہوتا ہے۔ اسی کتابچہ میں اعتراف کیا گیا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی مذہبی نظریہ کو غیر سائنٹیفک سمجھتی ہے اور اس کی تبلیغ کرتی ہے۔ چنانچہ انکی رو سے "سوویت شہری دنیا کی بڑی تعداد جس میں مسلم پبلک کی جمہور بڑی آبادی بھی شامل ہے مذہب کو خیرباد کہہ چکی ہے"۔ نتیجہ یہ کہ

تحریک جدید میں شامل ہونا کیوں ضروری ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اپنے الفاظ میں

۱۔ دیکھو راستہ دور کا ہے۔ وقت تھوڑا ہے تمہاری کوششیں نامکمل ہیں۔ فتح کا دن نزدیک آرہا ہے۔ تم جلد جلد اپنے قدم بڑھاؤ۔ اور ہر میدان میں اسلام کے جانباز سپاہی بننے کی کوشش کرو۔"

۲۔ اور اس لئے کہ" اگر ہر شخص اسلام کی فتح کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیتا ہے۔ اگر تم میں سے ہر ایک شخص اپنے جسم کا ذرہ ذرہ اسلام کی فتح کے لئے اس طرح اُڑا دیتا ہے جس طرح روئی دُھنکنے والا روئی کے ذرات کو ہوا میں اُڑا دیتا ہے تو تمہاری اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی"!

۳۔ اس لئے کہ" ہماری قربانیاں اسلام کے فنڈ کو اس قدر مضبوط کر دیں کہ جب کسی ملک میں اسلامی لشکر بھجوانے کی ضرورت ہو۔ جب سپاہیوں کے لئے روحانی گولہ بارود کی ضرورت ہو۔ جب لوگوں کی پیاس بجھانے کے لئے لٹریچر بھجوانا ضروری ہو۔ تو ہمارے پاس اس قدر سامان موجود ہو۔ کہ ہم بغیر کسی قسم کے فکر کے اور بغیر اس کے کہ ہمارے سپاہیوں کو کسی قسم کی تشویش ہو اسلام کی تمام ضروریات کو پورا کر سکیں"۔

۴۔ اس لئے کہ" تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ عزت کا مقام پائیں گے"۔

۵۔ تحریک جدید میں شاندار قربانیوں کے ساتھ حصہ لینا اس لئے ضروری ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد۔ احمدیت کے غلبہ کی بنیاد۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے"۔

۶۔ آپ کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بہ انشراح صدر تحریک جدید میں اس لئے وعدہ کرنا اور اسے ادا کرنا چاہیئے کہ" تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے"۔

۷۔ پس اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر پھر یہ دن نہ آئیں گے"۔

حضور کے یہ ارشادات مخلصین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ایسے مخلصین کی فہرست دعا کے لئے خاص کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ اپریل ۵۷ء کے پہلے ہفتہ میں حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دی جائے گی اور اخبار بدر میں بھی شائع کی جائے گی۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اعلان بحالی وصایا

مندرجہ ذیل موصیان کی وصیتیں بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ ہوگئی تھیں۔ اب انہوں نے اپنا حساب صاف کر دیا ہے۔ اس لئے مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ ۸۳ مورخہ ۵-۲-۵۷ میں ان کی وصایا کو بحال کر دیا ہے

۱۔ ضمیر الدین صاحب بنگال ۸۵۲۶ ۲۔ دل محمد صاحب دارکوٹ ۹۹۱۲

دیگر موصیوں کو جن کی وصیتیں بقایا کی وجہ سے منسوخ ہو چکی ہیں۔ ان کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی اپنا بقایا جلد از جلد صاف کر کے وصیتوں کے بحال کرانے کی کوشش کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قابل تقلید نمونہ

مکرم سید بدرالدین احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید احمدیہ کلکتہ اپنی چٹھی محررہ ۹/۱/۵۷ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مکرم محمد عارف خاں صاحب" وارنٹ آفیسر" گزشتہ سال کا بقایا مبلغ ۲۰/- روپے بوجہ مالی تنگی ادا نہ کر سکے اس وجہ سے تیرھویں سال کا وعدہ تحریک جدید صرف ۶/- روپے لکھوایا۔ اور وعدہ فرمایا کہ یہ وعدہ بھی بالاقساط پورا کر دوں گا۔ اسی دوران میں ان کی نظر سے نظارت بیت المال کا ایک اعلان اخبار بدر کے ذریعہ گذرا۔ جس میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا ایک اقتباس تھا کہ:۔

" یاد رکھو کہ بجٹ کا پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ اور نہ اللہ تعالیٰ پر احسان ہے۔ جو شخص دین کی خدمت کے لئے کچھ دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس کے سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک جواب دہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہ جاتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ جسے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب وہ خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو گا۔ تو خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ

جاؤ! جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ"

چنانچہ مکرم موصوف نے جب یہ اقتباس پڑھا۔ تو ان عبارتوں کو اپنی نوٹ بک میں نوٹ کر لیا کہ یہ حضور نے فرمایا ہے۔ اور اسی وقت تہیہ کر لیا۔ آئندہ اس قسم کی غفلت مجھ سے نہ ہو گی۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ اور میں سارے بقایا جات چندہ عام و تحریک جدید سال رواں و سال گذشتہ سب ہی دو ماہ کے اندر اندر ادا کر دوں گا باوجود اس کے کہ میں انہیں سمجھاتا بھی رہا۔ کہ آپ سارے چندوں کو قسط وار ادا کر دیں۔ اس طرح عجلت کی ادائیگی سے فاقہ کشی کی نوبت آ جائے گی۔ مگر انہوں نے نافذ کرنے کو ترجیح دی۔ اور چندہ عام جو گذشتہ سال اُن کے ذمہ ۴۷/- روپیہ بقایا تھا۔ وہ انہوں نے دو قسطوں میں ادا کر دیا اور تحریک جدید کا سال گذشتہ کا وعدہ مبلغ ۲۰/- روپے اور سال رواں کا وعدہ بجائے چھ روپے کے مبلغ ۳۰/- روپے کل مبلغ ۵۰/- روپے یکمشت ادا کر دیا۔

جزاہم اللہ واحسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب کرام جہاں اس نومبائع اور مخلص دوست کے لئے دعائیں کریں۔ وہاں ان کے اس قابل قدر نمونہ کی تقلید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

نوماہی بجٹ آمد اور احباب جماعت

نظارت بیت المال کی طرف سے جملہ سیکرٹریان مالی جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں اُن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی نوماہی آمد اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے انہیں تحریک کی جا چکی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ نسبتی بجٹ کے آمد کے مقابل پر آمد میں جس قدر کمی رہ گئی ہے اُسے جلد از جلد پورا کرنے کی فکر کریں تا آخر مالی سال تک سو فی صدی ادائیگی ممکن ہو سکے۔ موجودہ مالی سال کے نو ماہ گذر چکے ہیں۔ اور آمد کی موجودہ رفتار کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتوں کے نام اُن کے ذمہ بجٹ کا بیشتر حصہ ابھی تک بقایا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے کما حقہٗ ادائیگی کی طرف متوجہ ہو۔ جماعت کے اُمراء۔ صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال اور دیگر عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ مالی فرائض کی ادائیگی میں عملی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور اپنی اپنی جماعتوں کے سست اور بقایا دار دوستوں کو بیدار اور ہوشیار کرنے کی پوری جد و جہد کریں یہ وقت غفلت اور سستی کا نہیں ہے۔ بلکہ قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جذب کرنے کا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ جملہ مخلصین جماعت فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ (ناظر بیت المال)

تقرر انسپکٹر تعلیم و تربیت

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل سابق مبلغ آسنور کو علاقہ کشمیر کی جماعتوں کیلئے انسپکٹر تعلیم و تربیت مقرر فرمایا ہے۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت ہائے علاقہ کشمیر مولوی صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے ممنون فرماویں گے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

اعلان منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ ۷۹/۵-۲-۵۷ میں بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ کر دی ہیں۔ اب قواعد وصیت کی رو سے ان سے کسی قسم کا چندہ نہیں لیا جائے گا۔

۱- حکیم محمد عبدالصمد صاحب حیدرآباد ۸۲۵ لا
۲- شرف النساء بیگم صاحبہ " ۲۲۶۷

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

پنجاب میں انتخابات کی جھلکیاں

چنڈی گڑھ ۷ر فروری ۱۹۵۷ء ایک سرکاری اطلاع کے مطابق پنجاب میں عام انتخابات سے متعلق بعض اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:-

ووٹروں کی کل تعداد	۹۰۷۴۴۶۵
مرد	۵۰۰۴۰۸۱
عورتیں	۴۰۷۰۵۸۴
پولنگ سٹیشنوں کی تعداد	۱۰۰۰۰
پولنگ پارٹیوں کی تعداد	۱۱۰۰
بیلٹ بکسوں کی تعداد	۱۵۶۰۰۰

حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کرنا اعلیٰ نیکی ہے موصی احباب کیلئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری فرمودہ نظام وصیت میں جن مخلصین جماعت کو شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ان پر جس طرح حصہ آمد کی ادائیگی فرض اور لازمی ہے۔ اسی طرح ان کے لئے حصہ جائداد بھی وصیت کے مطابق اپنی زندگی ہی میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اکثر موصی احباب اس خیال سے کہ اس کی ادائیگی وفات کے بعد ہوگی۔ اپنی زندگی میں حصہ جائداد کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر غور کیا جاوے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے جو حصہ جائداد انسان اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی میں ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ اور بہتر ثواب کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ ادائیگی کرنے والے کو اپنی زندگی میں پورا کر دیا ہے۔

پس جماعت کے موصی دوستوں کو حصہ آمد میں باقاعدگی کے علاوہ حصہ جائداد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہیئے تا وہ اپنی زندگی میں اس فرض کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

امید ہے کہ جماعت کے عہدہ داران مال اس اہم ذمہ داری کی طرف موصی صاحبان کی توجہ دلاتے رہیں گے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

چنڈی گڑھ ۸ر فروری سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ چونکہ یکم اپریل ۱۹۵۷ء سے سکوں کا اعشاریہ سسٹم شروع ہوگا اس لئے انتظامات کئے جائیں گے کہ خزانوں وغیرہ کو ٹکسال اور ریزرو بنک آف انڈیا سے ایک نیا پیسہ، دو نئے پیسے، ۵ نئے پیسے اور ۱۰ نئے پیسوں کے سکے مناسب تعداد میں مہیا کئے جائیں تاہم یہ ممکن ہے کہ فی الحال بعض مقامات پر عوام کی مانگ کے مطابق سکے سپلائی نہ کئے جاسکیں۔ اس لئے ایسے علاقوں کے لوگوں پر واضح کر دیا جاتا ہے۔ کہ لوگوں کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ ادائیگیاں نئے سکوں میں ہی کریں خواہ قیمتیں نئے سکوں میں مقرر کی گئی ہوں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب کے لئے ایسی ہی فرض جیسے نماز کی

منظوری عہدیداران پراونشل انجمن ہائے اڑیسہ

سیکرٹری مال - سید عبدالقدیر صاحب کٹک اڑیسہ
آڈیٹر - مکرم عبدالحمید خاں صاحب شاگرد ضلع پوری اڑیسہ

اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین

(ناظر اعلیٰ قادیان)